Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۴ محرم ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۷ صلح ۱۳۵۴ ہش ۔ ۲۷ جنوری ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے :-

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۷ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

گلے میں درد کی شکایت ہے ویسے عام طبیعت پہلے جیسی ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

خُدا تعالیٰ سے استعانت چاہو کہ وہ تمہیں صراطِ مستقیم پر قائم رکھے

اِنسان استغفار کرتا رہے تاکہ وہ زہر اور جوش پیدا نہ ہو جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے

" اعمالِ صالحہ اور عبادت میں ذوق شوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے اور ان دعاؤں میں تھک نہ جاوے۔ جب انسان اِس طرح پر مستقل مزاج ہو کر لگا رہتا ہے تو آخر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کر دیتا ہے جس کے لئے اس کے دِل میں تڑپ اور بیقراری ہوتی ہے یعنی عبادت کے لئے ایک ذوق و شوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مجاہدہ اور سعی نہ کرے اور وہ یہ سمجھے کہ پھونک مار کر کوئی کر دے ، یہ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ اور سُنّت نہیں۔ اِس طریق پر جو شخص اللہ تعالےٰ کو آزماتا ہے وہ خدا تعالےٰ سے ہنسی کرتا ہے اور مارا جاتا ہے۔ خُوب یاد رکھو کہ دِل اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کا فضل نہ ہو تو دوسرے دن جا کر عیسائی ہو جاوے یا کسی اَور بے دینی میں مُبتلا ہو جاوے۔ اِس لئے ہر وقت اس کے فضل کے لئے دُعا کرتے رہو اور اس کی استعانت چاہو تاکہ صراطِ مُستقیم پر تمہیں قائم رکھے۔ جو شخص خُدا تعالیٰ سے بے نیاز ہوتا ہے وہ شیطان ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے تاکہ وہ زہر اور جوش پیدا نہ ہو جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۵۴ ، صفحہ ۱۵۵)

ایک غلط خیال کی تردید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خطبۂ نکاح فرمودہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۲ء میں ایک غلط خیال کی تردید کرتے ہوئے فرمایا :-

" مخلوق کی نظر کا متقی نہیں ۔ اگر انسان مخلوق کی نظر میں متقی بنتا ہے لیکن آسمان پر اس کا نام متقی نہیں تو یاد رکھو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا فتویٰ ہے مَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۔ ایک غلط خیال عام لوگوں میں پھیلا ہوا ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو بھی دور کروں اور وہ یہ ہے کہ لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ دین پر عمل درآمد کرنا انسان کی مقدرت سے باہر ہے اور یہ شریعت گویا کہنے کی ہے کرنے کی نہیں ۔ اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ یہ بدی عام پھیلی ہوئی ہے اور اس نے بہت حصہ مخلوق کا تباہ کیا ہے ۔ در اصل اس قسم کے حیلے شریروں نے اپنی بدیوں کو چھپانے کے لئے تراشے ہوئے ہیں مگر میں یقیناً

(باقی صفحہ ۴ پر)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السّلام میں شادی کی مُبارک تقریب

ربوہ ۔۔ ۲۵ ماہ صلح ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲۵ جنوری ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر صاحبزادہ مرزا مغفور احمد سلمہ اور سیدہ امۃ المصور سلمہا کی تقریب شادی عمل میں آئی ۔ مرزا مغفور احمد سلمہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ہیں ۔ سیدہ امۃ المصور سلمہا محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم ابن حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں ۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ دسمبر ۱۹۷۴ء کو پڑھا تھا ۔

بارات اور تقریب رخصتانہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد ، بزرگانِ سلسلہ اور ربوہ سے مقامی احباب کے علاوہ بیرونی جماعتوں کے بعض امراء کرام اور دیگر احباب نے بھی شرکت کی ۔ تقریب رخصتانہ کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ۔ ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ صلح ۱۳۵۴ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متقیوں کی ایک بنیادی صفت — استغفار

انسان خواہ چھوٹا ہو یا بڑا بالطبع نقصان سے بچنا چاہتا ہے۔ ہر انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچنے پائے۔ جہاں اُس میں ہر قسم کے نقصان سے بچنے کی شدید خواہش پائی جاتی ہے وہاں اُس میں یہ جذبہ بھی بدرجۂ اتم پایا جاتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ نفع کمائے۔ جتنی شدید خواہش اُس میں دنیوی نقصان سے بچنے اور دنیوی فوائد حاصل کرنے کی پائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے اُس کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ اِس سے کہیں بڑھ کر اُس کے اندر یہ خواہش اور تڑپ ہونی چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب سے بچے اور اُس کی رحمت کا مورد بنے حتیٰ کہ اگر اسے اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے اور اس کی رحمت کا مورد بننے کے لئے دنیوی منافع سے ہاتھ دھونا اور بعض دنیوی نقصانوں سے دوچار ہونا پڑے تو انہیں بطیبِ خاطر برداشت کرے۔

جہاں تک دنیوی نقصانوں سے بچنے اور دنیوی منافع سے متمتع ہونے کی انسانی خواہش کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ (آلِ عمران آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ لوگوں کو (عام طور پر) پسند کی جانیوالی چیزوں کی یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی باڑی (فصلوں) کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے (لیکن) یہ دنیوی زندگی کا سامان ہے۔ اور اللہ (تو) وہ ذات ہے جس کے پاس نہایت عمدہ ٹھکانا ہے۔

اِس آیت میں دنیوی نعمتوں سے متمتع ہونے کی خواہش کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا یہ گیا ہے کہ ان چیزوں میں لوگوں کے لئے کشش رکھی گئی ہے اور وہ ان سے متمتع ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ان سے تمتع منع نہیں ہے تاہم یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ تو محض دنیا کی زندگی کا سامان ہے اسے مقصود بالذات نہیں بنانا چاہیئے بلکہ مقصود صرف وہ نہایت ہی عمدہ ٹھکانہ ہونا چاہیئے جو خدا کے پاس ہے۔ ان سامانوں کی حصول کی خواہش کا اُس نہایت ہی عمدہ ٹھکانے کے حصول کی تڑپ کے تابع ہونا ضروری ہے۔ اُس کے حصول کی خاطر اگر دنیوی زندگی کے سامانوں کو قربان کرنا یا ان سے محروم ہونا پڑے تو اِس قربانی اور اِس محرومی کو بخوشی برداشت کرنا چاہیئے کیونکہ اعلیٰ کی خاطر ادنیٰ کو قربان کرنا ضروری ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اِس سے اگلی ہی آیات میں فرمایا:۔

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِالْعِبَادِ ۝ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝ (آلِ عمران آیات ۱۶ تا ۱۸)

ترجمہ:۔ تو کہہ کیا مَیں تمہیں اِس سے (بھی) بہتر چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں ان کے لئے ان کے ربّ کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ (وہ) ان میں بسیں گے اور (نیز ان کے لئے) پاک بیویاں اور اللہ کی رضاء (مقدّر) ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے جو کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں اِس لئے تُو ہمارے قصور معاف کر دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ (اور) جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمانبردار اور (خدا کے لئے اپنے اموال) خرچ کرنیوالے اور راتوں کے آخری حصوں میں استغفار کرنے والے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اُخروی دُنیا کے انعاموں کو دنیوی زندگی کے سامانوں سے بہت بہتر اور اعلیٰ و افضل قرار دیا ہے اور اِس طرح یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ دُنیوی زندگی کے سامانوں سے اِس رنگ میں اور اِس حد تک ہی فائدہ اٹھانا چاہیئے کہ یہ اُخروی زندگی کے انعاموں اور نعمتوں کے حصول میں ممد ہو سکیں۔ اور اگر یہ فلاحِ اخروی میں روک ثابت ہونے لگیں تو پھر ان سے دستکش ہونے میں ہی عافیت ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے یہ باور کرایا ہے کہ دنیوی نعمتوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کے لئے تقویٰ سے مزیّن ہونا ضروری ہے۔ اور متقیوں کی صفات یہ بیان فرمائیں کہ وہ (۱) ہر وقت خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافی اور دوزخ کے عذاب سے نجات کے لئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں (۲) صبر کا نہایت اعلیٰ مظاہرہ کرتے ہیں (۳) ہمیشہ سچ بولتے اور سچائی پر سختی سے قائم رہتے ہیں۔ (۴) اللہ اور رسولؐ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں محو رہتے ہیں۔ (۵) اللہ تعالیٰ کے عطاء کردہ اموال کو خود اُسی کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ (۶) دن اور رات استغفار میں مشغول رہتے ہیں۔ جو لوگ یہ چھ صفات اپنے اندر پیدا کر لیتے ہیں وہ یقیناً متقی بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیوی نقصانوں سے بچا کر اخروی نعمتوں سے مالا مال فرمائے گا۔ یعنی وہ اِس دنیا میں بھی خدا کے غضب سے محفوظ رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مورد بنیں گے اور اگلے جہان میں بھی وہ خدا تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہیں گے اور وہاں بھی اُس کی رحمت کے مورد بنیں گے۔

متقیوں کی جن چھ صفات کا ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے اگر غور سے دیکھا جائے تو ان میں استغفار کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کیونکہ ان میں سے پہلی صفت کے طور پر فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ میں بھی استغفار کا ہی ذکر کیا گیا ہے اور چھٹی اور آخری صفت میں بھی وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ کہہ کر بطور صفت استغفار کا ہی اعادہ کیا گیا ہے۔ دراصل اگر ایک مومن استغفار کو حقیقی معنوں میں اپنا شعار بنا لے اور زبان سے ہی نہیں بلکہ دل سے بھی ہمیشہ استغفار میں مشغول رہے اور اپنے عمل سے مستغفر ہونے کا ثبوت دے تو متقی کی دوسری صفات اس میں از خود پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ ہو کر اِس قابل بن جاتا ہے کہ ہمیشہ ہی اُس کی رحمتوں اور انعاموں کا مورد بنا رہے۔ اِسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جتنے بھی انبیاء گزرے ہیں وہ سب لوگوں کو استغفار کو لازم پکڑنے کی ہی تلقین کرتے رہے اور انہوں نے بالوضاحت یہ امر ذہن نشین کرایا کہ اے لوگو! اگر تم استغفار کرنے میں دوام اختیار کرو گے تو اِس دُنیا میں بھی خدا تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہو گے اور آخرت میں بھی تم عذاب سے بچے رہو گے اور اسی طرح اِس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمتوں کا مورد بنائے گا اور اگلے جہان میں بھی تم اُس کی رحمتوں کے سایہ کے نیچے اُس کی رضاء کی جنّتوں میں رہتے چلے جاؤ گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت نے عالمِ اسلام کو کیا دیا؟

(مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

(۳)

مسیح موعود کے ہاتھوں عیسائیت اور دیگر تمام مذاہب کا استیصال مقدر تھا اور اسلام کو تمام مذاہب پر غالب کرنا تھا اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کے مقابلہ کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کو بھی للکارا اور دلائلِ عقلیہ اور شواہدِ نقلیہ سے اُن پر بھی حملہ آور ہوئے تمام مذاہب کے خلاف آپ نے جو حربے استعمال کئے ان میں سے میں صرف دو کا ذکر کرتا ہوں۔

ایک حربہ آپ نے یہ استعمال کیا کہ ہر ایک مذہب جو عقائد اور دعاوی رکھتا ہے اور پیش کرتا ہے اس مذہب کا فرض ہے کہ اوّل ان عقائد و دعاوی کو اپنی الہامی کتاب سے ثابت کرے اور پھر ان عقائد و دعاوی کی سچائی اور صداقت کے دلائل بھی وہ کتاب خود پیش کرے۔

دوسرا حربہ آپ نے یہ استعمال کیا کہ مذہب کی اصل غرض یہ ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کر دے اور اس کے آثار اسی دنیا میں دکھا دے اور سچا مذہب وہی ہے جو اس غرض کو پورا کر دے۔ آپ نے بڑی تحدی کے ساتھ اس دعوے کو پیش کیا کہ اس غرض کو صرف اسلام ہی پورا کرتا ہے۔ آپ نے تمام مذاہب کو چیلنج دیا کہ اگر تمہارے مذاہب سچے ہیں اور اسلام جھوٹا ہے تو آؤ میرے ساتھ روحانی کمالات میں نشان نمائی میں اور استجابت دعا میں مقابلہ کر لو۔ پھر ثابت ہو جائے گا کہ کس کا مذہب سچا اور زندہ ہے اور کس کا جھوٹا اور مُردہ ہے۔ اور اعلان کیا کہ اس مقابلہ میں میں جیتوں گا اور میرے دین اسلام کی فتح ہو گی۔ یہ دونوں چیلنج ایسے تھے کہ جنہوں نے دوسرے مذاہب کے جھنڈوں کو کلی طور پر سرنگوں کر دیا اور اسلام کا پرچم آسمان کی بلندیوں میں لہرانے لگا۔ ان چیلنجوں سے ان مذاہب کی عمارت لرز اٹھی۔ یہ ایک بجلی تھی جو آسمانِ اسلام سے اُن پر گری اور اُن کو بھسم کر کے رکھ دیا۔ یہ وہ عصائے موسیٰ تھا جس نے اُن کے سحر کو توڑ دیا۔ کس کو جرأت تھی کہ اس میدانِ مقابلہ میں کھڑا ہوتا کیونکہ یہ میدان اسلام کا ہے کوئی اور مذہب اس میں قدم نہیں رکھ سکتا۔ اور جس مذہب کا خدا بھی زندہ ہو، رسولؐ بھی زندہ ہو، کتاب بھی زندہ ہو اس مذہب کے زندہ مذہب ہونے میں کس کو شک ہو سکتا ہے ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سُنایا ہم نے

مسیح موعود کا ایک کام یہ بتایا گیا تھا کہ وہ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ اور مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي کی مصداق ایک جماعت قائم کرے گا چنانچہ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام نے زندہ اسلام کے ذریعہ ایک زندہ جماعت پیدا کر دی ہے۔ وہ صحابہؓ کی طرح فعّال ہے اور صحابہؓ کی طرح جاں نثار ہے۔ اور صحابہؓ کی طرح محبِ خدا اور عاشقِ رسولؐ ہے۔ وہ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي کی زندہ تصویر ہے جس کے سر پہ خلافت کا تاج ہے جس کے دل میں اسلام کا نور ہے، جس کے سینہ میں عشقِ محمدی کا سوز ہے جس کے ایک ہاتھ میں شمشیرِ قرآن ہے اور ایک ہاتھ میں پرچمِ محمدیؐ ہے اور مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں غلبۂ اسلام کے لئے دجالی فوجوں سے برسرِپیکار ہے اور اس وقت تک بیٹھ نہیں رہے گی جب تک مہدی زماں کی پیشگوئی پوری نہیں ہو جاتی کہ :

"قریب ہے کہ تمام ملتیں ہلاک
ہوں گی مگر اسلام اور تمام
حربے ٹوٹ جائیں گے مگر
اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ
نہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہوگا جب
تک کہ دجالیت کو پاش پاش
نہ کر دے۔"

اس میدانِ جہاد میں آپ کی جماعت نے جن عظیم الشان قربانیوں اور جس غیر معمولی اخلاص، ایثار اور فدائیت کا نمونہ دکھایا ہے اس کی نظیر سوائے صحابہ کرامؓ کے اور کہیں نہیں ملتی اور یہ جماعت قربانیاں دیتی چلی جائیگی اور قدم آگے بڑھاتی چلی جائے گی یہاں تک کہ دنیا کا چپہ چپہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ کی صداؤں سے گونج اُٹھے گا ؎

محو دگر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
رُوئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

اس جماعت کو ایک بہت بڑا امتیاز اور بہت بڑی خصوصیت یہ حاصل ہے کہ اس کے پاس اسلام کی عالمگیر تبلیغ کا ایک منظم اور عظیم منصوبہ ہے۔ احمدیت سے پہلے رُوئے زمین پر اسلام کی تبلیغ کا کوئی منصوبہ نہیں تھا اور آج اس وقت بھی پوری دنیا میں سوائے جماعت احمدیہ کے اسلام کی تبلیغ کا کوئی منصوبہ نہ کسی فرقہ کے پاس ہے، نہ کسی انجمن کے پاس ہے، نہ کسی پارٹی کے پاس ہے اور نہ کسی حکومت کے پاس ہے۔ یہ شرف اور یہ سعادت صرف اور صرف احمدیت کو حاصل ہے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ احمدیت نے ایک زندہ خدا کی خبر دی، ایک زندہ رسولؐ سے رُوشناس کرایا، ایک زندہ کتاب سے باخبر کیا اور زندہ اسلام سے متعارف کرایا۔ دنیائے اسلام کی اندرونی اصلاح کی، اس کو بیرونی حملوں سے بچایا اور عیسائیت کے پھندے سے نجات دلائی۔ صلیب کو پاش پاش کر دیا۔ دجالی قوتوں کو مفلوج بنا دیا۔ قصرِ ادیانِ باطلہ کو متزلزل کر دیا اور اس کی مکمل مسماری کے لئے اور قصرِ اسلام کی تکمیل تعمیر کے لئے ایک منظم، فعّال اور جاں نثار جماعت پیدا کر دی۔

حضرات! اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیت نے اسلام کے قلعہ سے عیسائیت اور دیگر ادیان پر جو مسلسل اور پے در پے حملے کئے ہیں اور کاری ضربیں لگائی ہیں ان سے ادیانِ باطلہ کی عمارت متزلزل ہو چکی ہے اور اس کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہیں اور اب یہ عمارت گرا ہی چاہتی ہے صرف ایک دھکا لگنے کی ضرورت ہے اور یہ دھکا بھی احمدیت نے ہی لگانا ہے۔

سو اے مسیح محمدی کے جاں نثار حواریو! اے خلافتِ احمدیہ کے بہادر سپوتو! اُٹھو! ہاں تم اُٹھو! کہ یہ عمارت منہدم ہونے کے لئے تمہارے ہاتھ [illegible] منتظر ہے۔ پس اُٹھو! [illegible] ناصر (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی قیادت میں آگے بڑھو اور اس زور کا دھکا لگاؤ کہ یہ عمارت پیوندِ خاک ہو جائے اور اس جگہ اسلام کی عظیم الشان عمارت تعمیر کر دو۔ کیونکہ اسلام کی آخری اور مکمل فتح تمہارے مقدر میں آسمانوں پر لکھی جا چکی ہے ؎ قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ؞

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی
بعثت کی علّتِ غائی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میرے مبعوث ہونے کی علّتِ غائی کیا ہے؟ میرے آنے کی غرض اور مقصود صرف اسلام کی تجدید اور تائید ہے۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ میں اسلئے آیا ہوں کہ کوئی نئی شریعت سکھاؤں یا نئے احکام دوں یا کوئی نئی کتاب نازل ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے تو میرے نزدیک وہ سخت گمراہ اور بیدین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے اب کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے اس میں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوضات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہو گیا۔ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود ہیں اور انہیں فیوضات اور برکات کے ثبوت کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے...."

(الحکم ۱۷؍اکتوبر ۱۹۰۶ء)

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان بلاک وی ڈیرہ غازیخان)

انسان دنیا میں دوست بناتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ وہ اس کے کام آئیگا۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ اس کے ... ضرور کام آئیگی بسا اوقات اگر خدا تعالیٰ کو منظور نہ ہو تو کوئی کسی کے کام نہیں آسکتا لیکن ہر صورت اور ہر حالت میں کام آنے والی ذات تو خدا تعالیٰ کی ہے اور اُسی کی دوستی کام آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ ؎

سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے دوست تو وہ نہیں جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں۔ مجھے ہر وقت یاد کرتے ہیں میرے ذکر سے لذت پاتے ہیں میری طرف ان کی نگاہیں ہیں اور مجھ سے ہی وہ آرام پاتے ہیں۔ دنیا کے کاروبار اور مال و منال ان کو میری یاد سے غافل نہیں کرتے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ (نور ۳۵)

اُن کا دھیان میری طرف رہتا ہے اور میری توجہ اُن کی طرف ہے۔ میں ہی اُن کا متولی اور متکفل ہوں۔ عوارف المعارف میں ایک روایت آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی پیغمبر کو وحی کی کہ میرے بندے کچھ ایسے ہیں جو مجھ سے محبت کرتے ہیں اور میں بھی اُن سے محبت کرتا ہوں۔ انہیں میرا ذوق شوق ہے۔ اور مجھے ان کا ذوق شوق ہے۔ وہ مجھے یاد کرتے ہیں اور میں انہیں یاد کرتا ہوں ان کی نظریں میری طرف ہیں اور میری نظریں اُن کی طرف ہیں۔ اگر ان کے طریقوں پر چلوگے تو میں تم سے محبت کروں گا۔ ان سے کنارہ کشی کروگے تو نفرت کرونگا۔ اس پیغمبر نے دریافت کیا کہ اے میرے رب ان کی نشانی کیا ہے۔ فرمایا۔ دن کے وقت سائے کا خیال رکھتے ہیں جس طرح چرواہا اپنی بکریوں کا خیال رکھتا ہے۔ وہ غروب آفتاب کے ایسے منتظر رہتے ہیں جیسے پرندے اپنے آشیانوں کی طرف جانے کے چشم براہ ہوتے ہیں۔ رات چھا جاتی ہے۔ تاریکی پھیل جاتی ہے اور ہر ایک اپنے محبوب کے ساتھ خلوت نشین ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت میری عبادت کے لئے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اپنے چہرے میرے لئے فرش راہ بناتے ہیں۔ میرے کلام کے ذریعہ مناجات کرتے اور گڑگڑا کر مجھ سے انعام طلب کرتے ہیں۔ کوئی روتا ہے کوئی چلاتا ہے کوئی آہیں بھرتا ہے اور کوئی فریاد کرتا ہے میری خاطر جو تکلیفیں برداشت کرتے ہیں وہ میرے سامنے ہوتی ہیں اور میری محبت میں جو فریاد کرتے ہیں۔ انہیں میں سنتا ہوں۔

پس یہی وہ صفات ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی قرآن کریم میں بیان فرماتا ہے کہ وہ لوگ اپنے نرم بستروں کو چھوڑ کر میری ملاقات کے لئے رات کی تاریکی میں اپنے دیدہ و دل فرش راہ کرتے ہیں "تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ" اور اسی میں لذت پاتے ہیں اور یہ حقیقت ہے۔ کہ یادِ دوست میں ایک لذت ہے۔ جو کسی اور چیز میں نہیں پائی جاتی۔ کہتے ہیں "ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے"۔ جہاں قلبی تعلق ہو۔ وہاں یاد بھی مزا دیتی ہے اور پکار بھی۔ دوست مل جائے تو تمنا بر آئی اور مقصد حاصل ہوگیا۔ پس دیدِ دوست زندگی بھی ہے اور حاصل زندگی بھی۔ رومی علیہ الرحمۃ کا یہ شعر حقیقت کے عین مطابق ہے۔ کہ ؎

آدمی دید است باقی پوست است
دیدہ آں باشد کہ دیدِ دوست است

کہتے ہیں کہ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ جس سے محبت ہو انسان اس کا اکثر ذکر کرتا رہتا ہے۔ جو بندہ خدا کو یاد کرنے والا ہوگا اس کی خدا سے محبت بڑھ جائے گی کیونکہ بندے کا اللہ تعالیٰ سے ایک فطری تعلق ہے۔ بچہ ماں سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ وہ اس کے پیٹ سے نکلا ہے۔ انسان کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا ہے اسلئے فطرتاً وہ اُس سے محبت کرتا ہے پس ذکر سے انسان کو خدا سے محبت ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر وقت اپنی زبانوں کو اس کی یاد سے تر رکھو کیونکہ ذکر سے محبت اور محبت سے اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جب اطاعت محبت کے جذبہ سے ہو تو اس میں ایک لذت آتی ہے اور یہی جنت ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ مومن کے لئے دو جنتیں ہیں۔ ایک دنیا کی جنت جو محبت اور اطاعت کی ہے اور دوسری آخرت کی جنت جو دیدِ دوست کی ہے۔ لیکن انسان عبث دنیا کی چیزوں میں راحت دیکھتا ہے۔ دنیا کی چیز تو سچی خوشحالی نہیں دے سکتیں حقیقی مسرت تو محبوب کی ملاقات میں ہے۔ اور اس کے سوا سب ہیچ ہے ؎

تو اگر دل میں ایک بار آئے
عمر بھر کے لئے قرار آئے

کسی نے بالکل سچ کہا ہے۔ اس کی ایک لمحہ کی ہم نشینی عمر بھر کی مملکتِ سلیمانی سے بہتر ہے یاد رکھو کہ محبت کا تعلق تو دل سے ہے اور جس دل میں اُس کا سودا ہو۔ وہی اُسے پسند ہے۔ اُس کے سامنے ظاہر کچھ نہیں۔ اس کی نگاہ دل پر ہے۔ وہ باطن کو دیکھتا ہے اور اس کے مطابق اُس کا سلوک ہوتا ہے اسی لئے فرمایا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (حجرات ع ۱) یعنی جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ڈرتا ہے اور اس کی محبت میں سرشار ہے۔ وہی اس کا مقرب ہے اور اسی کی قدر ہے۔ پس من کی دنیا کو اس کی محبت اور یاد سے آباد کرو۔ اور ماسوا سے کٹ جاؤ۔ کہ یہی صراط مستقیم ہے۔

لکھا ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام ایک جنگل سے گذر رہے تھے کہ راستہ میں ایک گڈریا اپنے رب سے یوں کہہ رہا تھا کہ اے میرے رب تو اگر میرے پاس آجائے تو میں اپنی بکریوں کا تازہ دودھ تجھے پلاؤں تازہ چپاتی تیرے آگے رکھوں اور تیری مٹھی چاپی کروں موسےٰ علیہ السلام نے یہ سن کر کہا کہ ارے نادان یہ کیا کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات تو ان احتیاجات سے پاک ہے۔ کچھ خیال تو کر اور ایسی باتیں نہ کیا کر۔ وہ ملول ہو گیا۔ موسیٰ علیہ السلام جب طور پر پہنچے اور خدا تعالیٰ سے ملاقات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسےٰ! تو نے آج بڑا گناہ کیا ہے تو نے میرے دوست کو مجھ سے جدا کر دیا ہے تو تو ملانے کے لئے گیا تھا۔ جدا کرنے کو تو نہ گیا تھا۔ ؎

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

مثنوی۔ ہر شخص کی سیرت جدا ہے۔ جو اس کے لئے بھلائی ہے وہ تیرے لئے برائی ہے ہم قول اور ظاہر کو نہیں دیکھتے۔ ہم تو باطن اور دل کو دیکھتے ہیں۔ آداب جاننے والے اور ہیں اور دل جلے جانباز اور تو نے بڑا جرم کیا ہے۔ جا اُسے منا۔ اگر تو اُسے راضی نہ کریگا تو ہم ناراض ہو جائیں گے موسےٰ علیہ السلام بھاگ کر اُس کے پاس آئے اور کہا۔ بھائی ناراض نہ ہو۔ میں نے تو یونہی کہا تھا۔ تجھے اجازت مل گئی ہے۔ جس طرح چاہے۔ باتیں کرے ..... پس اُسے تو محبت والے دل کی ضرورت ہے۔ اُسے تو دل جلے اور جانباز پسند ہیں اُس کے دوست تو وہی ہیں جو تسلیم و رضا کے پیکر ہیں۔ عمر بھر رنج و راحت میں قدم آگے ہی بڑھاتے ہیں اور اس کی اطاعت میں فنا ہیں۔ دنیاوی حوادثات ان کے لئے کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ صرف اس کی عدم التفات سے ڈرتے ہیں۔ اس کی رضا میں راضی اور اسی کی یاد میں مست ہیں اور وہ صرف إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (انعام ۱۶۳) کی عملی تفسیر ہیں۔

پس اس ذاتِ کریم سے ذکر کے ذریعہ سے تعلق پیدا کرو اور اس کی یاد سے کبھی غافل نہ ہو اگر اسے بھول جاؤ گے تو وہ بھی بھول جائیگا کیونکہ وہ بے پرواہ ہے نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ (توبہ ۶۷) اگر بھولنا ہے تو اپنے نفس کو بھول جاؤ۔ کیونکہ انسانی نفس ہی اس کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ خواجہ میر درد کا یہ شعر حقیقت پر مبنی ہے کہ ؎

غافل خدا کی یاد کو مت بھول زینہار
اپنے تئیں بھلا دے اگر تو بھلا سکے

واقعی اگر انسان اپنے تئیں بھلا دے تو مرہم حجاب سے پردے بھی اُٹھ جائیں اور قرب بھی حاصل ہو جائے اور یہ بھی صحیح ہے کہ جب تک تن کی دنیا آباد ہے من کا دروازہ نہیں کھل سکتا اور من کا دروازہ اس وقت کھلے گا۔ جب تن کی دنیا اور اس کی خواہشات سے بے تعلقی ہو جائے اور یہ تبھی ممکن ہے جب عشق آجائے۔ عشق تو سراسر عجز و نیاز ہے اس میں خودی اور خودداری کا کیا کام۔ محبت کا اوڑھنا اور بچھونا تو عاجزی اور خاکساری ہے۔ جہاں انکساری آجائے وہاں نفس اور اس کی خواہشات کہاں رہ سکتی ہیں۔ عشق مفاد پرست نہیں۔ اسے تو لٹ کر مزا آتا ہے۔ محبت جان دیکر بھی یہی سمجھتی ہے کہ محبت کا حق ادا نہیں ہوا۔ محبت کو اگر کوئی ڈر ہوتا ہے تو صرف محبوب کی ناراضگی کا۔ کہ کہیں وہ دل آرام نہ ہو جائے۔ اور یہی چیز اسے ہر اُس فعل سے روکتی ہے جو اس کے محبوب کو ناراض کردے۔ وہ تو ان راہوں کو ڈھونڈتا ہے جو محبوب کی منزل تک لے جانے والی ہوں بس اس ذات کریم سے تعلق پیدا کرو جو حسن و احسان کا سرچشمہ ہے۔ صرف اور صرف وہی محبت اور دوستی کے لائق ہے اور بزبان حضرت مسیح موعود یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگر جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگر تمام وجود کھونے سے ملے تو اندو

(بقیہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ ایک نازک دور سے گزر رہی ہے۔ ہمارے لئے بہت ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق کو استوار کریں۔ اسی سے صلح کرلیں۔ اس سے دوستی کا ہاتھ بڑھائیں وہ دوستی کا جواب دوستی سے دیتا ہے۔ جو اس کی طرف چل کر آتا ہے وہ دوڑ کر آتا ہے۔ وہ کبھی بھی بے وفائی نہیں کرتا۔ ہم بھی اُس سے بے وفائی کرنے والے نہ ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع کر کے اپنے اخلاص اور وفاداری کو ثابت کرنے والے ہوں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ہماری پریشانیوں کو بہت جلد کامرانیوں سے بدل دے گا۔ کیونکہ اس کا فرمان ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (یونس ۶۳)

یہ کہ اس کے دوستوں کو کبھی بھی غم و حزن لاحق نہ ہوگا۔ خدا تعالےٰ ایسا ہی کرے۔ آمین

خلافت جوبلی علم انعامی خدام الاحمدیہ برائے سال ۱۳۵۲-۵۳ ہش / ۱۹۷۴-۷۵ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کے دوسرے روز مورخہ ۲۷ر دسمبر (فتح) دوسرے اجلاس سے قبل مجالس خدام الاحمدیہ میں سال ۱۳۵۲-۵۳ / ۱۹۷۴-۷۵ میں کارکردگی اور مستعدی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ، کو ازراہِ شفقت اپنے دستِ مبارک سے خلافت جوبلی علمِ انعامی عطاء فرمایا۔

حسنِ کارکردگی میں مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور سوم، قرار پائی ہے۔

اللہ تعالیٰ تینوں مجالس کو یہ اعزاز مبارک کرے اور معیار کارکردگی پہلے سے بلند تر کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تقرر مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق کے ربوہ سے باہر چلے جانے کے باعث مکرم امین اللہ خانصاحب سالک کو اکتوبر ۱۹۷۵ء تک کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقرر کیا گیا ہے مجالس مطلع رہیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ربوہ کی بہنیں متوجہ ہوں!

جلسہ سالانہ کے بعد امۃ الحی لائبریری دوبارہ کھل چکی ہے۔ اس میں مذہبی اور ادبی اردو کتب کے علاوہ انگلش کتب کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا ہے۔ بہنیں زیادہ سے زیادہ اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ کھلنے کا وقت مندرجہ ذیل ہے:۔

وقت:۔ ۱۰ سے ۱۱½ بجے تک۔ بروز:۔ ہفتہ، سوموار اور بدھ۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم خلیل احمد صاحب خلیل دواخانہ تحصیل بازار وہاڑی ضلع ملتان نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد عیسیٰ صاحب زیروی وفات پاچکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ ۱۱/۲۹ واقع محلہ دار العلوم رقبہ ایک کنال الاٹ ہے۔ خاندانی سمجھوتہ کے مطابق پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل ہونے پر کسی کو اعتراض نہیں ہے۔

لہٰذا پلاٹ ۱۱/۲۹ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

اسنادِ خوشنودی انصار اللہ

امسال کارکردگی کے لحاظ سے ناظمین اعلیٰ انصار اللہ میں سے مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ اور ناظمین اضلاع میں سے مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب ناظم انصار اللہ کراچی اوّل قرار پائے ہیں۔

کارکردگی کے لحاظ سے ناظمین اعلیٰ/ اضلاع کی فہرست حسب ذیل ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان اضلاع کے عہدیداران کو جزائے خیر عطاء فرمائے اور ان کو بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین

ناظمینِ اعلیٰ
۱۔ مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ اوّل
۲۔ ” میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ” صوبہ بلوچستان دوم
۳۔ ” چوہدری رکن الدین صاحب ” صوبہ سرحد سوم

ناظمین اضلاع
(۱) مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب ناظم انصار اللہ کراچی۔ اوّل
(۲) ” چوہدری احمد الدین صاحب ” ضلع لائل پور۔ دوم
(۳) ” ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی ” ضلع لاہور۔ سوم

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

اعلانات نکاح

مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۴ء بروز پیر بعد نماز مغرب میرے بیٹے عزیزم بشیر احمد قمر ٹی، وی انجینئر ابن مکرم ایس امیر احمد صاحب ریلوے بورڈ لاہور کا نکاح عزیزہ نعیمہ انجم بنت مکرم شیخ محمود احمد صاحب دھرم پورہ کے ساتھ مکرم حافظ عطاء الحق صاحب نے بعوض مہر مبلغ دس ہزار روپیہ پڑھا۔ عزیزم بشیر احمد قبلہ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پنشنر محلہ دار الرحمت شرقی کے پوتے ہیں اور عزیزہ نعیمہ انجم مکرم حاجی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم مغفور کی نواسی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے اور اسلام و احمدیت کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔ آمین (احمدی بیگم۔ بیگم امیر احمد صاحب لاہور)

(۲) خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مبارک احمد صاحب اعجاز کا نکاح ہمراہ محترمہ بشریٰ فائزہ صاحبہ بنت مکرم حکیم محمد شریف صاحب ولد محترم محمد علی صاحب ریجنل لیبارٹریز لاہور ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو مسجد نصرت ربوہ میں بعوض مبلغ ۳ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں اور اسلام اور احمدیت کے لئے باعثِ برکت بنائے۔

(مظفر احمد منصور نائب قائد ضلع لائل پور)

درخواست ہائے دعا

• میرا چھوٹا بھائی خالد محمود ملک سائیکل کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گیا ہے۔ ٹانگ اور کمر پر چوٹ آئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفا دے۔ آمین
مبشر منظور میر ریٹائرڈ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ)

• میرا بچہ عزیزم سلطان نصیر سات آٹھ روز سے نمونیہ بخار اور پیٹ کی امراض کی وجہ سے بیمار ہے۔ تکلیف کبھی کبھی تشویشناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین ڈاکٹر نصیر احمد تنویر۔ مانگٹ اونچا تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

۱۔ سیلز مین = ۲ کلرک

اگر آپ اچھی شخصیت کے مالک، ہنس مکھ اور محنتی نوجوان ہیں تو معزز پیشہ اور تیز رفتار ترقی آپ کا حق ہے۔ آیئے ایک ترقی پذیر سیلز فورس میں شامل ہو کر اپنے مستقبل کو چمکایئے۔

کم از کم میٹرک پاس نوجوان اپنے صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں۔ ذہین اور شادی شدہ نوجوانوں کو ترجیح دی جائے گی۔

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ ظفر آر، ایم بی۔ فاضل عربی ایم۔ اے (پولیٹکل سائنس) ایل ایل بی انچارج کیو ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی، ربوہ۔ فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

اکسیر معدہ۔ ہاضمہ کیلئے بہترین چورن۔ نور منجن دانتوں کیلئے مفید منجن۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۵۱۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

یہ سکیم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر غریب لیکن ذہین اور مستحق طلبہ کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کے لئے ۱۹۵۴ء میں جاری کی گئی تھی۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ اس سکیم کی ممبر شپ قبول فرمائیں اور سال میں دو تین اقساط کی صورت میں یا ماہانہ معقول رقوم اس مد میں بھجوائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ ان کی رقم سال بہ سال جمع ہوتی رہے گی اور اس میں سے اعلیٰ تعلیم کے لئے مستحق طلبہ کو وظائف قرضہ حسنہ جاری کئے جائیں گے۔ پانچ سال کے بعد یہ رقم بتدریج واپس کی جا سکتی ہے۔

حسبِ استطاعت دوست اس سکیم میں شامل ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے منشاء مبارک کو پُورا کرنے والے بنیں۔

بمطابق رپورٹ شوریٰ ۱۹۵۴ء صفحہ ۸۸ اس سکیم کی خصوصیات حسبِ ذیل ہیں:۔

(۱) ہر ممبر کی رقم بطور پس انداز جمع ہوتی رہے گی۔

(۲) رقوم کی واپسی کا انتظام بذمہ مرکز ہوگا۔ آپ کی رقوم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہیں گی جو حسبِ قواعد آپ کو واپس ملیں گی۔ پہلے پانچ سال کے دوران اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال $\frac{1}{5}$ حصہ ملے گا۔ ساتویں سال $\frac{2}{5}$ اور دسویں سال ساری رقم بالقایا۔

(۳) ہر سال جمع شدہ رقم کا $\frac{4}{5}$ حصہ وظائف پر خرچ ہوگا اور $\frac{1}{5}$ حصہ تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔

(۴) وظائف لینے والے طلباء حسبِ قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے وظائف میٹرک کے بعد کی اعلیٰ تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔

(۵) یہ ایک صدقہ جاریہ ہے جس میں جماعت کا ہر فرد مرد ہو یا عورت حصہ لے سکتا ہے۔

نوٹ:۔ اس امر کا خیال رکھیں کہ یہ رقوم براہِ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ امانت پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ $\frac{۱۰۱/۷}{۱۹۴-۱۶۰}$ میں بھجوائیں یا اپنے اپنے سیکرٹری صاحب مال کو ادا کر کے رسید حاصل کر لیں لیکن مد کا نام "پانچ سالہ تعلیمی قرضہ حسنہ" کا ضرور اندراج کرائیں۔

(ناظر تعلیم)

حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحب درویش قادیان وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے اطلاع دی ہے کہ حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحب ۱۴/۱۵ دسمبر ۱۹۷۴ء کی درمیانی شب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت ڈاکٹر صاحب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ انہیں ۱۸۹۸ء میں حضورؑ کی زیارت کرنے کا موقع ملا تھا اور ایک سال بعد بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خلافت سے سچی محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر اپنے آپ کو درویشی کے لئے پیش کر دیا جبکہ ان کے اہل و عیال اور دیگر عزیز و اقارب پاکستان میں تھے۔ اور پھر اسی عزم کو زندگی کے آخری لمحہ تک نبھایا۔ درویشی کے کٹھن اور صبر آزما زمانہ کو نہایت خندہ پیشانی اور بلند حوصلگی سے گزارا اور کبھی کوئی حرفِ شکایت اپنی زبان پر نہ لائے بلکہ اس دَور کو اپنی زندگی کے بہترین لمحات تصور کیا۔

حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹیؓ مبلغ انگلستان اور حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیرؓ مبلغ مغربی افریقہ سے ہمزلفی کی قرابت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ آمین

(ناظر خدمتِ درویشاں)

ایک تحفہ: اگر آپ اپنے عزیزوں، بچوں کو کوئی تحفہ دینے چاہتے ہیں تو ماہنامہ تشحیذ الاذہان ان کے نام جاری کروائیں۔ انشاء اللہ ایک بہترین تحفہ ثابت ہوگا۔

قیمت سالانہ -/۸ روپے۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

"اسلام کی تبلیغ کو اکنافِ عالم تک پہنچانا ہمارا کام ہے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ خطبہ جمعہ ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء میں فرماتے ہیں کہ:۔

"میں جماعت کو ایک نہایت اہم امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے یہ کوئی سوسائٹی نہیں کہ جوڑنے کے لئے کچھ اصول طے کر کے کام کو چلا رہی ہو اور انہی اصولوں کے اندر اپنے کاموں کو محصور رکھتی ہو بلکہ ہر نیک کام کرنا ہماری جماعت کا فرض ہے اور اسلام کی تبلیغ کو اکنافِ عالم تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔ ان اغراض کو پورا کرنے کے لئے میں نے تحریکِ جدید جاری کی جس کے تحت مختلف سکیمیں کام کر رہی ہیں ان سکیموں کو چلانے کے لئے جماعت کے لوگوں میں سے وقفِ زندگی کا مطالبہ کیا تھا۔ میرے مطالبہ پر جن لوگوں نے زندگیاں وقف کی ہیں ان میں سے بعض کو مبلغ بنایا گیا ہے بعض کو مدرس بنایا گیا ہے اور بعض کو دوسرے کاموں پر لگایا گیا ہے... چنانچہ مختلف لوگوں کو مختلف کاموں پر لگا دیا گیا ہے اور لگایا جا رہا ہے.... اور کچھ تعلیم حاصل کر رہے ہیں تا کہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے بھائیوں کی جگہ جا کر کام کریں"

(الفضل ۴ جون ۱۹۴۷ء)

احبابِ جماعت کو علم ہے کہ اس غرض کو پُورا کرنے کے لئے مرکزِ احمدیت میں جامعہ احمدیہ کے نام سے ادارہ قائم ہے جس میں ہر سال موسمِ گرما کی تعطیلات کے بعد داخلہ ہوتا ہے جس کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ گزارش ہے کہ جو احمدی والدین اپنے بچوں کو اس غرض کے لئے پیش کرنا چاہیں اور جو نوجوان خود اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتے ہیں دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

تقریبِ شادی

(بقیہ صفحہ اوّل)

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نے کی بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "محمود کی آمین" کے بعض منتخب دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

ادارۂ الفضل خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی اس تقریب سعید پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، حضرت بو زینب صاحبہ مدظلہا بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ، محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ، محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و

سعادت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ایک غلط خیال کی تردید

(بقیہ صفحہ اوّل)

کہتا ہوں کہ یہ بد کا اور بدخیالی اللہ تعالیٰ پر سُوءِ ظن سے پیدا ہوئی ہے کہ انسان کہلائے اور کہے کہ شریعت پر پابندی نہیں کر سکتے اور فرائض اور سُنن ادا نہیں ہو سکتے۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴